

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - اخبار قادیان
صفحہ ۳ - ۴ - وصیتیں - ریویو - صفحہ ۴ - ۵ - خدا سچے کاحامی ہو -
صفحہ ۶ - ۸ - ۹ - وطن اور انبیاء پر اعتراضات - رسیدہ
صفحہ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - تعلیم - بلاد اسلامی - صفحہ ۱۳ - واک ولایت
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اشتیارات

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

(۲) الہام ہوا

نصرت بالرب قالوا کات حین مناص
ترجمہ - رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں

نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔

صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا

اخبار قادیان

حضرت اقدس امجد علی ہیت نجیر دعافیت ہیں
بارش خوب ہو رہی ہے

اس ہفتہ میں بابو نور الدین صاحب اور منشی جعفر علی صاحب امرت سر سے
بابو غلام محمد صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی وغیرہ اجاب لاہور سے
ملک مولانا بخش صاحب بمعہ اہل بیت گورالی سے ملک سمند خان صاحب
ملک کرم الہی صاحب بمعہ برادر خور و اہل بیت بھیرہ سے اور دیگر بہت سے
دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ - اگست شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ
میں حضرت رسول کریم علیہ السلام کے ایک خط بنام شاہ مصر کا فوٹو درج
کیا گیا ہے یہ اصلی خط ۱۸۵۷ء میں مصر کی ایک خانقاہ سے ملا تھا اور اب
تسطنطنیہ میں محفوظ ہے۔

بخدمت حضرت مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - از راہ مرہاتی
رسالہ تعلیم الاسلام کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ اپنے اخبار میں درج فرما کر ممنون فرمادیں
مجلس ناظم تعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ تعلیم الاسلام صرف ہندوستانی
لوگوں کے نام روانہ کیا جاوے۔ جو پیشگی قیمت ادا کریں یا پہلا پرچہ دی پی
سیجنے کی اجازت دیں۔

شیر علی عفی اللہ عنہ - منیر رسالہ تعلیم الاسلام - ۱۲ - اگست ۱۹۰۶ء

درخواست ساز خبارہ | سہ ماہی برکت بی بی اہلیہ عبدالمجید خان شہری

اٹھویں کی مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء کو
بوقت دس بجوت کے فوت ہو گئے۔ عرصہ ایک سال پہلے کہ - مرحوم کے
لے دھڑکے مستوت اور نماز جنازہ غائب کے لئے درخواست کی - سید محمد علی شاہ
کا مدد کر لے

پیر سچ

مورخہ ۳۰ - ۳۱ - ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۹۰۶ء - اگست ۶ - ۱ - شب گذشتہ کو میں نے
خواب میں دیکھا کہ اس قدر زبور میں رجن سے
مراد کچھ نہیں ہے (کہ تمام سطح زمین ان سے پر
ہے اور بڑی مل سے زیادہ ان کی کثرت ہے
اس قدر میں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور
تھوڑے ان میں سے کچھ اور بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا مادہ
رکھتے ہیں مگر نام اور ہے اور میں اپنے ہاتھ شریف
اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ قیمت پڑھو
اور بدن پر پھونک لے کچھ نقصان نہیں کریں گے اور
وہ آیت یہ ہے۔

وَإِذَا بَطِشْتُمْ بَطِشْتُمْ جَبَلِیْنِ

وصیتیں

جب اشتہار الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تو انہیں دنوں میں مریدان باخلاص کی وصیتیں حضرت اقدس کے پاس آئی شروع ہو گئیں۔ لیکن وہ انجمن میں کے متعلق حضرت اقدس نے اپنا منشاء یہ شائع کیا تھا کہ یہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی۔ چنانچہ اس انجمن یعنی صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۲۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے۔ ان قواعد کے رُوسے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتوں کا لینا یا ان کے وصول کرنا انتظام کرنا مجلس کار پر روز مصلح قبرستان کے سپرد کیا گیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے چنانچہ جب کچھ وصیتیں سکرٹری مجلس کار پر روز کے پاس جمع ہو گئیں تو ان کو مجلس میں پیش کیا گیا مگر معلوم ہوا کہ بہت سی وصیتیں بعض نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں اور یہ فیصلہ ہوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سکرٹری میں موصول ہونے کے بعد انجمن کے شیر قاضی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بھی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہو سکے۔ چنانچہ وہ تمام وصیتیں خواجہ صاحب کے پاس بھی گئیں اور پھر ان میں سے مکمل ہو کر واپس پہنچ گئی ہیں اور اس لئے اب حسب منشاء مسیح موعود علیہ السلام ان کو ہر دو اخباروں یعنی الحکم اور بدر میں چھپوانا شروع کیا جاتا ہے۔ گنجائش کے مطابق یہ وصیتیں ہر ہفتہ شائع ہوتی رہیں گی۔ اسی توقف کی وجہ سے جو مجھے وصیتوں کے شائع کرنے میں تھا بعض لوگوں نے جلد بازی کر کے یہ کہہ دیا تھا کہ چند وصیتیں اگر اب یہ سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ ان وصیتوں کے چھپنے سے ایسے جلد باز خود بخود خامد ہوں گے یہ سلسلہ وصیتوں کا ایسا ہی جو انشاء اللہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا بلکہ الہی سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ترقی کر کے ہزار ہا مخالفین کا مدینہ کالا کرے گا اور وہ دیکھ لیں گے کہ ان سے انشاء اللہ کی توفیق چھینی جا کر اللہ تعالیٰ کے لئے اس خدمت کے لئے اسی سلسلہ کو جسے وہ اپنی ہی بے ایمانی کی وجہ سے

منقرض اور کذابوں کا سلسلہ ٹھہراتے ہیں ممتاز کرتا ہے۔ بچہ ہمدانی سلسلہ کے امام و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیروں کے لئے انشاء اللہ کی ایک ایسی راہ کھول دی ہے جو دن بدن ترقی کرنے والی راہ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے ایک وصیتیں لکھ کر بنیں بھیجیں ہیں یہ التماس کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں تساہل سے کام نہ لیں۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ۔ اجل کا پیام آجائے اور ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ وصیتیں جتنے الوسع چھپے ہوئے فارم کے مطابق ہوں لیکن جن احباب کی کوئی جائیداد وغیرہ منقولہ نہیں ہے۔ انہیں تفصیل جائداد دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ وصیت میں صرف اس قدر لکھ دیں کہ جس قدر جائیداد ان کی موت کے وقت ثابت ہو۔ اس کا دسواں یا چودھواں حصہ دینا چاہیے۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیا جاوے۔ جو باقی حصہ کہنا چاہیں۔ یا اپنی جائداد موجودہ کا حساب کر کے اس کا حصہ اپنی زندگی میں ہی دینا چاہیں تو یہ سب آسان راہ ہے۔ کیونکہ اس سے انجمن بہت سی زیر بار ہونے سے بچے گی۔ وصیتوں کے شائع کرتے وقت میں اس بات کا بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر غلام فخر صاحب و پرنسپل اسسٹنٹ اپنے مکانات قیمتی ایک ہزار پچھتر ہجڑا دین میں واقع تھے۔ سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے نام زبانی ہبہ کر کے قبضہ مجلس کار پر باز کو دیدیا ہوا ہے۔ یہ ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ وصیتوں میں اس کا ذکر نہیں آئیگا اس کے علاوہ بعض اور دوستوں نے بھی مکانات اور زمینیں ہبہ کی ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ کبھی وقت دی جاوے گی یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہبہ اور وقف کے متعلق ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کل جائیداد یا جب قدر حصہ اس کا چاہے کرے۔ لیکن وصیت تیسرے حصے سے زیادہ کی نہ ہونی چاہیے باقی حق ورثہ ہے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں سہمی محمد حسن ولد کم دین قوم آرائیں ساکن اوچلہ

تحصیل و ضلع گورداسپور بھاشی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے آج تکین ۵۔ ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ آج ہی میری زندگی میں اس وصیت پر عمل ہو۔ (۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کی کل دواوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔ (۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا پابند ہوں جو اس میں درج ہیں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد کا بھی پابند رہوں گا اور جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بستی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے بعد میری ورثہ ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط و شہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہدایت پابند رہیں گے۔

(۱) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے (الف) مکان جس کا عدد واربعہ پور ہے کہ شمال مکان امیر بیگ۔ مشرق ڈھاب۔ جنوب مکان شادی کشمیری۔ مغرب شارع عام۔ یہ مکان قادیان دارالامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ جو میں نے دو ماہ ہوئے۔ کہ ہبہ زبانی بحق مجلس مفتدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے قبضہ مکان موہوبہ دواہ ہوئے کہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پنجاب انجمن مذکور کو دیدیا ہے جس شرط پر ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں اس مکان میں رہوں اور موازی ہوں

ماہوار بطور کرایہ دیتا رہوں گا۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمادیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا پستے کا حامی ہو

امین

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب جو تھینا میں برس تک میرے مریدوں میں داخل ہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب مکار شیطان و دجال شریر حوام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی عیب ایسا نہیں جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی۔ بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کو دورہ کر کے میری عیبت جاری کی پھر دئے اور لاہور امرتسر اور پٹیاہ اور دوسرے مقامات میں انواع و اقسام کی بدیان عام مجلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھے مہنسی اور ٹھٹھا اڑایا یا عرض ہمنے اس کے ماتھے سے وہ دھک اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میان عبد الحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صد آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ شوال ۱۹۰۶ء میں سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذاب مفتری ہو، مینے اسکی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کی قسم کی عیبت جاری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہو کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا جب اس حد تک ثابت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اسکی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں

قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر حقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے وراثت خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اسکی عظمت اور جلال سے بخوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اسکی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہو کہ میں لوگوں کو مال بدویاتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور فحش پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں کے بڑے بڑے ان کے اتق ہوں ممالوک میرے فتنہ سے نجات پائیں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میان عبدالحکیم خان نے سمجھا تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی قلت کی توفیق دے گا کہ میرے لگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے اگر وہی۔ اس لئے میں اسوقت و نون مشیگوئی یعنی میں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت مشیگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اسکی انصاف خدا نے قاضی کر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

اس کے مقابل پر وہ مشیگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میان عبدالحکیم خاں صاحب اسٹنٹ سرجن میاں کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسٹنٹ سرجن میاں کی میری نسبت مشیگوئی جو انجیم ملوی نور دین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں انکے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

خدا کے مقبولین میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کو شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے لگے چڑھتی ہے تو تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔
ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق #

میرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہام آئے ہیں میرزا مسرور
کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اسکی میعاد
تین سال باقی گئی ہو۔ #

* اس میں میاں عبدالحکیم خاں نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد باقی گئی۔ منہ
* خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرے کا رد ہے کہ
جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مصلح ہے اور میں شریر۔
اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا
اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ
* اس فقرے میں عبدالحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی یا مصلحتوں ظاہر ہوگا۔
یعنی تو نے یہ غور نہ کیا کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔
* یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس
قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں
صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔ منہ

المنشور - میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی - ۱۶ - اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ

پیو

حکیم حلق

یہ رسالہ ماہوار زیر ادارت
حکیم محمد حسین صاحب مالک
کارخانہ مرہم یسے واقع نو لکھنا
لاہور لکھتا ہے۔ جس میں مفید طبی مضامین اور عجیب
نسخہ جات کے علاوہ ایک مشہور انگریزی کتاب کا
(جو ہر سال بعد ترمیم نئی چھپتی ہے اور سرکاری طور پر
شائع کی جاتی ہے) اردو ترجمہ باقاعدہ طور پر
لگایا جاتا ہے۔ اس کتاب کے صفحات بھی جلد
رکھے ہیں تاکہ ناظرین اخیر میں ان اوراق کو نکال کر
ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں ترتیب دیکھیں اس
رسالہ ماہواری کا پڑھنا اطباء اور غیر اطباء کے واسطے مفید
ہوگا۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ
رکھی گئی ہے۔

نکاح و صوفی
کی ایک شہید شہزادی دینا کی شہینشاہی
امرت سر نہ ہارے پاس ہمارے ریویو
ارسال کی تھی اس نمک کو امراض معدہ۔ بد ہضمی۔ پیچیدہ
دغیرہ کیواسطے مجرب بیان کیا جاتا ہے۔ اسکا ایک
دو موقع پر بد ہضمی اور درد شکم پر اسکا استعمال کیا گیا تو
بہت مفید پایا۔ قیمت فی شیشی ۸ روپے اور کدہ بالا پتہ پر
ملسکتی ہے۔

آدھی قرآن شری
منظوم۔ یہ وہ کتاب ہے جو برادر
محمد افضل خاں صاحب مرحوم مخفوف
کے زمانہ میں اخبار کے ساتھ ایک ایک ورق کر کے ہینہ
ناظرین کی جاتی تھی برادر مرحوم کی وفات کے بعد اس
کا مسودہ دفتر میں نہ ملنے کے سبب اس کتاب کا
اخبار کے ساتھ نکلا نہ ہو گیا عرب صاحب عبدالحی نے اپنا
کتاب بہ تمام کمال چھپوا کر شائع کی ہے چونکہ ناظرین بدہ پہلے
سے اس کتاب کی خوبیوں سے واقف ہیں اس واسطے
زیادہ تفصیل بغیر درت نہیں مختصر یہ کہ قرآن شریف کی تمام
وہاں کا پہلے اردو شریں ترجمہ کیا گیا ہے پھر اردو نظم میں
اسی ترجمہ کو تفسیری طور پر برادر محمد ظہور الدین صاحب
اکل آف گوئی کے نہایت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے
اس کے شروع میں اکل صاحب موصوف کی
ایک تازہ نظم بنام تصدیق شریج بھی ہے کتاب کی
چھپائی عمدہ ہے قیمت ۲ روپے اور دفتر بدہ سے
مل سکتی ہے۔

جس کا ذکر میں نے فقرہ چارم و پچہم میں کیا ہے
ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس
کارپرداز مصالح قبرستان نذرہ کر کے میں رقم اخراجات
کو مجلس مذکورہ کے حوالے کر دوں گا۔ جس کا اعلان
مجلس مذکورہ کی طرف سے میں کر اؤں گا اور اگر
ان اخراجات کے لینے میں کوئی رقم اپنی زندگی
میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کر دہ
اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ
جائداد جس میں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی
ان اخراجات کی تکفل ہوگی اور میرے ورثا ان
اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔
جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے۔
اور میرے پس ماندگان ان اخراجات اہم اور جائز
ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف
ابتداءً وجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے
ماقت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نش
مقبرہ ہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں
بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد
کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۵ و ۵
میں کیا گیا ہے۔ درست و قائم رہے گی لیکن
یہ ضروری ہو گا کہ میری نش کو مقبرہ ہشتی میں
پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک
مجلس کارپرداز قبرستان اجازت نہ دے میری
نش اور نہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے
طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر میری نش مقبرہ ہشتی میں
دفن نہ ہو سکے۔ تو اخراجات متعلق انتقال نش میں
جمع کرا چکا ہو گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول
ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرید کر نیک
اختیار میرے ورثا کو نہ ہو گا بلکہ مجلس کو ہو گا
فقط۔ مودہ ۵۔ مارچ ۱۹۰۶ء

بد گواہ شہد
محمد حسن احمدی ولد کم الدین آرائیں
ملازم دفتر میگزین قادیان
جمال الدین ولد محمد صدیقی
ساکن موضع سیکھواں ضلع
گورداسپور بھتم نور
عبد الرحیم سکینہ کرک
میگزین قادیان
شیخ گورداسپور

(ب) میری زمین قریب پانچ گھنٹوں موضع اوجہ
تھیل و ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور جس
پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس
جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ
سے اس زمین کے پانچویں حصے کو جو نہری ہے
بقی مجلس مذکورہ سے کر تا ہوں اگر اس کے متعلق
انجمن مذکور کوئی الگ کاغذ لکھوانا چاہے۔ تو سب
لکھنے کو طیار ہوں۔

(ج) میری تنخواہ مبلغ ۷ روپیہ ہے اس
میں سے بھی ایک روپیہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کو دیتا رہوں گا۔ انجمن کو اختیار ہو گا کہ اس جائداد
کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس
میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کر کے
اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے
تو اس موہو بہ جائداد سے مناد اٹھا کر اخراجات انجمن
کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے
اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصوّر ہو میرے
کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری
اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر
جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو
اس کی مالک بھی انجمن ہو گی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد
میں اور کوئی جائداد لکھنا جائیداد کے علاوہ پیدا کر دوں۔
یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد
مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ
کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جن کا مفصل
ذکر میں نے فقرہ سابق نمبر ۱ و وصیت میں کیا ہے
میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع
دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے
بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر میں قادیان
میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نش
ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور
جواب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔

دارالامان قادیان میں بیٹھا دے اور وہاں مجلس کارپرداز
مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری بھینس و گھوڑے اور
میری نش کو قادیان شریعت پشیمانہ کے دفتر میں دفن
کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان
اخراجات کے تکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ

بدرِ صافق

۳۴ جلد ۲ ص ۳۳ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۹ء

وطن اور انبیاء پر اعتراضات

۲۷

گذشتہ نمبر میں ہم نے یہ دکھایا تھا کہ اخبار وطن کے نامہ نگار نقاش صاحب نے جو اعتراضات بظاہر حضرت مسیح موعود پر کئے ہیں وہ ان کی طرف سے مسیح موعود پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک مسلمان کے واسطے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کلام کر سکے مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ وطن کے لائق نقاش صاحب اور ان کے دوست ایڈیٹر صاحب وطن زمانہ کی بد ہوا سے متاثر ہو کر اندر ہی اندر خود ہی یہ اعتراضات انبیاء کے حالات پر رکھتے ہوں اور مرزا صاحب کے ذکر کا صرف سامان ہی ہو۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان تعلقات پر ایک مضمون لکھا جاوے۔ شاید کہ کسی کے واسطے موجب تشفی اور ہدایت ہو۔

واضح ہو کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور صعوبت اپنے انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت الہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے

جیسے جب ہمساک باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے۔ تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب بار سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں۔ تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے۔ یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجے میں کوئی قوم گرفتار ہوتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریاد رس پیدا ہو جاتا ہے پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرت کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام

اور انہماک سے مشغول کر کے بنی آدم کی ہمت کے لئے پہنچتا ہے کہ تاجس قدر بگاڑ ہو گیا ہے۔ اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سپہارے اور آسارے ہے کسی اپنی فیض سالی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بے کار اور معطل چھوڑتا ہے بلکہ ہر ایک صفت اس کی اپنے موقع پر نے انفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ان گناہوں کے دلوں کو جو اس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صد سال کی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ زمین خشک اور مردہ سے تشبیہ دے کر اور کلام الہی کو مینہ کا پانی جو آسمان کی طرف سے آتا ہے۔ ٹھیکہ کر اس قانون قدیم کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو ہمساک باران کی شدت کے وقت میں رحمت الہی بنی آدم کو بر بار ہونے سے بچا لیتی ہے اور یہ بات جملہ دی کہ یہ قانون قدرت صرف جسمانی پانی میں محدود نہیں بلکہ روحانی پانی ہی شدت اور صعوبت کے وقت میں جو پھیل جانا عام گمراہی کا ہے۔ ضرور نازل ہوتا ہے۔ اور اس جگہ ہی رحمت الہی آفت قلوب کا غلبہ توڑنے کے لئے ظہور کرتی ہے سو مخلوق کی خیر خواہی کے واسطے عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی مخلوق میں سے کسی ایک کو اس امر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور ذوق بخشی جاتی ہے کہ وہ ہمہ تن مخلوق الہی کی اصلاح کی طرف مصروف ہو جاوے اور اپنی ساری توجہ اور سارا زور اور ساری قوت اس بات کی طرف لگا دے کہ

خلقت کی اصلاح کرے۔ وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی طرف سے اسے ایسی قوتیں عطا کی جاتی ہیں کہ جو باتیں دوسروں کو محال اور ناممکن نظر آتی ہیں وہ اس کی ہمت کے آگے آسان ہو جاتی ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء و دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں وہ اگرچہ بہ سبب معرفت تامہ اور یقین تامہ کے جو مہبت الہی سے ان کو حاصل ہوتا ہے اور بسبب اس کے کہ وہ اپنے سارے دل و جان کے ساتھ ایک

خدا کے ہورہتے ہیں۔ خدا کے خاص اور برگزیدہ بند بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ ان کے ساتھ وہ خاص معاملہ کرتی ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ وہ انسان ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام صفات جو انسانیت کے ساتھ لازم ہوتی ہیں مثلاً کھانا پینا وغیرہ وہ سب ان کے لازم حال ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مصلحت کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب کہ دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ہر طرف گناہ گاری کے کام موج مار رہے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خدا بھول گیا ہوا ہوتا ہے اور جو لوگ خدا پرستی یا عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ صرف رسم کے طور پر خدا کی عبادت کرتے ہوتے ہیں ورنہ معرفت کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ دین صرف ایک چھلکا سا رہ جاتا ہے جس میں مغز نہیں اور شریعت صرف ظاہری باقی ہوتی عمل رنگ نہیں ہوتا۔ سب لوگ دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور خدا کی محبت کسی کے دل میں موجزن نہیں ہوتی۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کسی ایک بندے کو اپنی شناخت کا ذریعہ بنا کر دنیا میں مبعوث کرتا ہے اور چونکہ خدا کی کم شدہ معرفت دوبارہ دنیا میں اس کے ذریعہ سے قائم کی جاتی ہے۔ اس واسطے اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کے القاب عطا ہوتے ہیں کہ انت متی وانا منک یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس فقرہ کے حصہ اول یعنی انت متی کے معنی تو ظاہر ہیں کہ تو مجھ سے ہے یعنی مہبت الہی نے مجھے رسول بنایا اور تیرے واسطے عجایب کام دنیا کو دکھائے تاکہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ کوئی اس کا خالق بھی ہے۔ جس کی عبادت سب کے واسطے واجب ہے اور دوسرے فقرہ یعنی انا منک کے یہ معنی ہیں کہ دنیا تو مجھے بھول گئی تھی اور سب لوگ لپٹی اور ذلت کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے تھے۔ ہر ایک شخص اس باب کا تابعدار بن بیٹھا تھا۔ لیکن تو نے میری معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کو ایمان مجھ پر پہنچتا ہوا۔ اور لوگ جاننے لگے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ ابنائے فارس میں سے ایک شخص

یہ شخص پیدا ہو گا کہ ایمان جو زمین سے اٹھ کر شریا پر چلا گیا ہو گا۔ اس کو پھر دوبارہ دنیا میں قائم کر دیگا۔ اس قسم کا سلسلہ انبیاء کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ایک مدت گزرنے کے بعد اصل حالت کے واقف لوگ نہیں رہتے اور اگر اسی شروع ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد پیدا ہوتا ہے۔ جسے امام الزمان کہا جاتا ہے۔ اور امام الزمان اس شخص کا نام ہے۔ جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ مقولہ ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امانت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کے معقولین اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق و دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر عہدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں۔ ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قہے بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام مہم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کر کے جاتے ہیں اور باہیں ہمہ چوں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بد زبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلیٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ ان کی فطرت میں ہی امانت کی قوت رکھی جاتی ہے اور امانت کے واسطے جو ضروری امور ہیں۔ مثلاً قوت اختلاف۔ سلطنت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ۔ وہ سب اس میں پائے جاتے ہیں اور ان خوبیوں اور خواص کے لحاظ سے اللہ کی طرف سے بطور گواہی کے اس کے چند وصفی نام رکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ علم ظاہرین و خفیہ کے بادشاہ اپنے کارکنوں کو بھانپا

ان کی مبادری اور خداوند گنہاری کے خطاب عطا کرتی ہے۔ گویا ہری گورنشوں کے خطاب ممکن ہے کہ اپنے محل اور موقع پر صیح نہ ہوں اور جس شخص کو دئے جادین وہ اس قابل نہ ہوں لیکن الہی گورنش جو ایک حکیم اور علیم گورنش ہوتی ہے اور ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کے عطا کردہ القاب اور خطابات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کے حق میں وہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس شخص کی اندرونی خوبیوں اور قابلیتوں اور لیاقتوں کا وہ ایک اظہار ہوتا ہے۔ جس سے ہر ایک پیش ازین غافل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے آسمان اور زمین کے قانون قدرت اور دنیا کی باہمی سوشل اور پولیٹیکل حالت کے نظاروں میں سب سے شمار اس قسم کی مثالیں قائم کر دی ہیں جن سے روحانی عالم کے عجائبات کا سمجھنا انسان کے واسطے آسان ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الہی میں بار بار تاکید ہوتی ہے کہ قدرت الہی کے نظاروں پر تدبر کرو۔ چنانچہ لائف نیچر میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب راتیں بہت تاریک ہوتی ہیں تو پھر چاند کے نکلنے کے دن قریب آجاتے ہیں اور جب قحط سالی بڑھ جاتی ہے تو پھر آسمان پر بارش کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی جب زمین پر گمراہی بڑھ جاتی ہے۔ تو وقت آجاتا ہے کہ خدا کی طرف سے اس گمراہی کے دور کرنے والا کوئی پیدا ہو۔

اسی طرح روحانی گورنش کی اولیٰ اور ناقص مثال دنیوی گورنشوں میں موجود ہے مثلاً جیسے کہ خدا تعالیٰ کا الہام اپنے خاص بندوں پر نازل ہوتا ہے۔ ایسا ہی شاہی احکام وزیر اعظم کو سنائے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے تمام دنیا پہنچتے جاتے ہیں۔ اب اگر ایک زمیندار جس کے پاس محصول وصول کرنے کے واسطے ایک ادنیٰ چٹرا سی بھیجا جاتا ہے۔ وہ زمیندار یہ اعتراض کرے کہ محصول کا مالک بادشاہ ہے۔ پس جب تک کہ بادشاہ میرے پاس نہ آئے اور مجھے اپنی زبان سے یہ حکم نہ سنا دے۔ میں اس حکم کو مان نہیں سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس زمیندار کو بجز اس کے اور کچھ جواب نہ دیا جاسکتا۔

چار جوتیان لگا کر اور زنجیر میں جکڑ کر لے

جیل خانہ میں ڈال دیا جاوے۔ جہاں رونا اور دانت پیستا ہو گا۔ ایسا ہی شاہی احکام بعض دفعہ ایسے الفاظ میں ہوتے ہیں کہ وہ ہر ایک کے واسطے عام فہم نہیں ہوتے بلکہ قانون انگریزی کا یہ حال ہے کہ قانون کے متعلق ایک فہم پیدا کرنے کے واسطے کئی سال لاکھ بج میں تعلیم پانا ضروری ہوتا ہے اور پھر بھی وکلاء کی بحثوں کے بعد ماتحت عدالت جو فیصلہ کرتی ہے۔ اعلیٰ عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دیتی ہے اور قانون کے ایک لفظ کے معنی اور تشریح پر بسا اوقات جینیوں اور برسوں بڑے بڑے میریٹر اور جج گفتگو کرتے رہتے ہیں اور فیصلہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قانون کی آخری تفہیم اور ترجمہ کا حق گورنش نے قانون اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور رعایا کسی قانون کے معنی سمجھ ہی سکتے۔ مگر صیح معنی ہی قرار دے جاتے ہیں۔ جو وقت تنازع گورنش خود کرے۔

ایسا ہی گورنش کے بعض احکام کی ضرورت کے سبب خاص اوقات میں بطور سافو کوڈ کے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ملک کی بتری اور گورنش کی بڑی اسی میں ہوتی ہے کہ ان کے مطالب سے عام لوگ خاص وقت تک آگاہ نہ ہوں اور یہ بات ان حوام کے فائدہ کے واسطے ہی کی جاتی ہے۔ نادان آدمی کا کام ہوتا ہے کہ اس قسم کی باتوں پر اعتراض کرے وانا لوگ اگرچہ اس بار میں شامل نہ ہوں وہ اس بات کے اقرار کرنے والے ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ صیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کیا خوب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص کا داعظ ہمیشہ اس کے اپنے ہی حالات اور واقعات میں اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ چور بھی چوری کو جلتے ہیں تو آپس میں یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ جو مال ہاتھ آدے وہ سب ایک جگہ جمع کیا جاوے اور پھر باہم مل کر تقسیم کیا جاوے کوئی اس میں خیانت نہ کرے اور نہ اس میں چوری کرے۔ اگر اس حاصل شدہ مال میں سے کوئی چور اپنے واسطے علیحدہ مال رکھے۔ تو اس کو چور اور خائن سمجھ کر بے اعتبار قرار دیا جاتا ہے اس طرح خدا تعالیٰ ان کو ایک سبق سکھاتا ہے کہ چوری بڑی چیز ہے اور اس کا اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح سے دنیا دار لوگ جو اتنے سیر پر اور ان کے حالات پر اعتراض کرتے ہیں ان

سیدرز

کے واسطے خود ان کے حالات میں ایک اعظ
ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کیوں کہ تمام وہ کام
جو اعتراض کے رنگ میں وہ پیش کرتے ہیں
خود ان سب پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں
اور وہ اپنے ہی حال و حال میں ان سب کو
موجود پاتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے اور نہیں
سوچتے اور بے ہودہ طور پر اعتراض کئے
چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ اُس نے
انسان کو پیدا کیا۔ اُس کے واسطے تمام سامان
آرام اور راحت کے جمایا کئے۔ بچہ تھا اس کی
پرورش کے واسطے والدین موجود تھے۔
خوراک کے واسطے ماں کی چھاتیوں میں دودھ
موجود تھا۔ پھر خدا نے بصارت دی۔ تاکہ
یاد دین دے۔ عقل عطا کی۔ غرض خدا تعالیٰ
کے انسان پر بے انتہا احسان ہیں جو وہ اس قدر
احسانوں کے اگر انسان اپنے محسن کی نافرمانی
کے اور اس کے آگے گستاخی کرے تو
وہ کیا اس قابل نہیں کہ اس کو عذاب دیا جاوے
اور اگر وہ عذاب پاوے۔ تو کیا اس سے
خدا تعالیٰ کے رحیم اور کریم ہونے میں کمی نقص
پیدا ہو جائے گا۔ حاشا و کلا۔ انسان
ظاہری طور پر اپنے روزانہ حالات میں کیا مشاہدہ
کرتا ہے۔ اچھا بھلا مضبوط آدمی جب ایک دی
غذا کھاتی ہے۔ تو اس کو فوراً درد شکم کا عذاب
دیا جاتا ہے۔ یا تو مزے سے بیٹھا خوش خوش
بائیں کر رہا تھا یا تو بیچ کے ساتھ فرش پر لوٹنیاں
کھا رہا ہے اور ایسی دہائی مچاتا ہے کہ محلہ داروں
پر بھی آرام حرام کر دیتا ہے اب بتلائیے کیا
اس کو اس بد پرہیزی کی سزا ملنے کے سبب
خدا تعالیٰ کے رحیم و کریم ہونے میں کوئی فرق آ
گیا ہے؟ ہرگز نہیں وہ رحیم اب بھی رحیم ہے۔
جیسا کہ پہلے تھا۔ لیکن اس کی صفات میں سے
ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ نافرمان کو سزا دیتا
ہے۔ جو میں نے اس وقت پر مبنی ہوتی ہے۔ ظالم
کو سزا دینا مظلوم پر رحم کرنا ہوتا ہے بعض
ناو ان لوگ کما کرتے ہیں کہ خدا چڑچڑائیں
کو کسی کو سزا دے۔ ایسا اعتراض سراسر کثرت
کی فتانی ہے۔ وہ عذاب تو خود عذاب پائے
میں کے عملوں کا نتیجہ ہے۔ کیا ایک محسن

جب امتحان کا پرچہ دیکھتے ہوئے ایک
نالائق کو قیل کر دیتا ہے۔ تو اس قیل کرنے
کے وقت اس کے دل میں چڑچڑاہٹ یا گھبراہٹ
یا تکلیف ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طالب علم
کی تحریر خود ایک نتیجہ پیدا کر دیتی ہے۔ گو
اس نتیجہ کو تحریر میں لانے والا وہ محسن ہی
ہوتا ہے۔ ایسا ہی جج جب کسی کو پھانسی کا
حکم دیتا ہے تو وہ حکم اس مجرم کے اپنے
اعمال بد کا نتیجہ ہوتا ہے نہ کہ جج کے چڑچڑا
پن کا نتیجہ۔ جہاں تک تاریخ عالم کا پتہ لگتا
ہے۔ شریر قوموں پر ہمیشہ سے عذاب ہوتے
چلے آئے ہیں اور بدکار قومیں زلازل اور
طوفان سے قساقسم کے عذابوں سے
ہلاک ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ
کا فضل اور احسان ہے کہ وہ کسی قوم کو عذاب
نہیں دیتا۔ جب تک کہ ان کے درمیان پہلے
اپنا رسول نہ بھیجے جو کہ آنے والے عذاب
سے ان کو ڈر کر آخری حجت ان پر پوری کر
دیتا ہے۔ قوم تو اپنی بدکرداریوں کے سبب
خود ہی اس قابل بن چکی ہوتی ہے۔ کہ اس
پر عذاب نازل ہو۔ رسول کا آنا تو ایک رحمت
کا موجب ہوتا ہے۔ مگر ان کے واسطے جو اس
رحمت کو قبول کر لیں۔ لیکن جو لوگ اس رحمت
سے بھی انکار کریں۔ ان کا بدیوں کا پیلہ بھرینہ
ہو کر وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ عذاب الہی
کا مزہ چکھیں۔

غرض انبیاء کا طریق ہمیشہ سے ایک ہی
چلا آتا ہے اور ان کے مخالف شیطان اور اس
کے لشکر کے سپاہی بھی ہمیشہ ایک ہی طریق
پر وہی اعتراضات بار بار دہراتے رہتے
ہیں۔ انبیاء کا طریقہ خدا کی قدرت کے قوانین
کے مطابق اور فطرت انسانی کے ہمیشہ موافق
ہوتا ہے اور انجام کار فتح ہمیشہ انہیں کے
ہاتھ پر رہتی ہے۔

سزاوت و نالائقی کا فی سزاوت ہوتا ہے
اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر زیادہ لکھا جائیگا۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

- ۱- گشت شہ ۶۱ - ۶۲ - نور احمد صاحب
- ۲- ۱۱۶۹ - جن مولیٰ خان صاحب
- ۳- ۱۱۶۹ - محمد بخش صاحب
- ۴- ۱۱۶۹ - ابو داد صاحب
- ۵- ۱۱۶۹ - مہر الدین صاحب
- ۶- ۱۱۶۹ - ذاب بن صاحب
- ۷- ۱۱۶۹ - گلاب الدین صاحب
- ۸- ۱۱۶۹ - فیض حسین صاحب
- ۹- ۱۱۶۹ - محمد ابراہیم صاحب
- ۱۰- ۱۱۶۹ - عین بخش صاحب
- ۱۱- ۱۱۶۹ - انشد بخش صاحب
- ۱۲- ۱۱۶۹ - محمد اسماعیل صاحب
- ۱۳- ۱۱۶۹ - محمد ابراہیم صاحب
- ۱۴- ۱۱۶۹ - منشی گلاب الدین صاحب
- ۱۵- ۱۱۶۹ - خان محمد صاحب
- ۱۶- ۱۱۶۹ - غلام محمد صاحب
- ۱۷- ۱۱۶۹ - خواجہ علی صاحب
- ۱۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۱۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۲۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۳۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۴۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۵۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۶۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۷۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۸۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۱- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۲- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۳- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۴- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۵- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۶- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۷- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۸- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۹۹- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب
- ۱۰۰- ۱۱۶۹ - عبد الباقی صاحب

۱۱	اگست ۱۹۰۶ء	رحمت خان صاحب
۱۲	اگست ۱۹۰۶ء	صدر الدین صاحب
۱۱	۵۹۰	جیون خان صاحب
۱۱	۵۹۱	صلح محمد صاحب
۱۱	۶۹۲	تاج الدین صاحب
۱۱	۳۹۱	عبدالرشاد صاحب
۱۱	۸۲۴	محبوب عالم صاحب
۱۲	۸۱۳	شاہ محمد صاحب
۱۲	۱۱۴۴	کریم اللہ صاحب
۱۲	۵۹۶	پھول محمد صاحب
۱۲	۳۶۰	غلام محمد صاحب
۱۲	۷۹۹	فضل الدین صاحب
۱۲	۲۳۹	احمد حسین صاحب
۱۲	۳۶۶	عبدالمدخان صاحب
۱۲	۵۸۳	عظیم الدین صاحب
۱۲	۸۱۵	شیر محمد صاحب
۱۲	۷۳۲	محمد حسین صاحب
۱۲	۵۳۶	ملا صاحب
۱۲	۶۶۵	عبدالرزاق صاحب
۱۲	۶۸۶	نظام الدین صاحب
۱۲	۶۶۹	فضل الہی صاحب
۱۲	۲۸۴	محمد عبداللہ صاحب
۱۲	۱۱۸۲	غوث محمد رمضان صاحب
۱۲	۵۵۸	محمد عبداللہ صاحب
۱۲	۶۸۳	محمد یوسف صاحب
۱۲	۲۹	فتح خان صاحب
۱۲	۶۶۶	عبدالواحد صاحب
۱۲	۵۳۳	رحیم بخش صاحب
۱۲	۱۶۰	عطارد محمد صاحب
۱۲	۵۱	محمد الدین صاحب
۱۲	۳۶۶	غلام نبی صاحب
۱۲	۳۲۸	عبدالغنی صاحب
۱۲	۵۲۳	عبداللہ صاحب
۱۲	۶۰۶	اشد و صاحب
۱۲	۱۱۹	غلام حیدر صاحب
۱۲	۱	محمد صادق صاحب
۱۲	۶۱۴	النجش صاحب
۱۲	۶۶۸	علی محمد صاحب
۱۲	۳۶۵	سید محمد یوسف صاحب

۱۲	۱۹۰۶ء	امیر شاہ صاحب
۱۲	۵۹۰	محمد حیات صاحب
۱۲	۴۸۸	بوزار صاحب
۱۲	۵۹۰	حیدر شاہ صاحب

نظم (مصنفہ انجمن آف گویکے)

جواب الیہ کے نام سے اپنی طوٹ سر حضرت مسیح و جبریل

میں ۱۱ اگست ۱۹۰۶ء کو پڑھی

ہو درود آپ پر افلاک سے آئیوے
اپنی امت کو ہلاکت سے بچانے والے
اگیا ہم کو یقین مہدی معبود ہے تو
اے میرے راہ ہدایت کے دکھائیوے
صدور چھوٹ گیا عالم میں مسیحا تم ہو
دم اجاز سے مردوں کو جلائیوے
تو نے بتلایا محمد ہی ہے اک نہ نبی
اے الوہیت عیسے کو مٹائیوے
تو نے اجاز نبی از سر نو زندہ کیا
افصح عرب و عجم بن کے دکھائیوے
تیرے چہرے سے برستے ہیں پہاڑ ازار
ہو ہو شکل مسیحا نظر آنے والے
اپنے ہاتھوں سے تجھے حق نے معطر ہے کیا
بارغ توحید کا دنیا میں کھلانے والے
ہم کو بے دار نہ ہوتے دیا بیدار کیا
خواب غفلت سے ہمیں آکے جگائیوے
آفرین کہتا ہے ہمت پر تیری کل عالم
ختم امت کو اپنے ہی اٹھاتے والے
ایک حق کے لئے سب کو بے بنایا دشمن
انگلیاں کاٹتے ہیں سارے زانیوے
جم گیا تیرا سکہ اے میرے سلطانِ قلم
فاتح ملک سخن نام رکھانے والے
گرم جوشی کے تیری آریہ عیسائی و سکھ
پڑ گئے ٹھنڈے سبھی جوش دکھائیوے
جیکہ ختم رسل سرور عالم مائے
کمال کے حضرت عیسیٰ ہوئے آئیوے
خاک میں کرتے ہیں وہ اپنے نبی کو مدفون
چرخ پر حضرت عیسیٰ کو چڑھائیوے
تو نے سمجھایا قونی کے ہیں معنے مرنا
شاہ آیات و احادیث کو لائیوے
عزت و قدس اے کہ کیا ہے قایم

تیری مستوان ہوں اے قدر بڑھائیوے
سدا اکنبہ تیری خدمت میں ہے حاضر آیا
کر دعا ان کے لئے راہ دکھانے والے
میرے سرتاج کرم کے لئے ہر خاص دعا
اس جماعت میں انہیں ساتھ ملائیوے
اک پہیلی ہے میری بہن سکیہ بیگم
ہو دعا اس کے لئے راہ بتانے والے
انجمن جتنے ہیں تائیس سہی اکمل ہو کر
پنچین معراج ترقی پہ زمانے والے
بخش مولا تو خطائیں ہو الہی کا کرم
کر فیض میں ظفر فتح دلائیوے

نظم

ہر طرف کیوں گونجتی ہے اب صدائے المسیح
قوم قفلات میں پڑی ہے تاجگاہے المسیح
کوئی جا باقی نہیں ہے جس جگہ پہنچی نہیں
تاویان سے جو ہے نکلی اب ندائے المسیح
مہدی معبود کا ہے کب تلک اب انتظار
تاویان میں جا کے دیکھو وہ ہیں آئے المسیح
جانب افلاک ہیں اب کیوں نگاہیں دوستو
آنے والے جو تھے وہ تو یہ ہیں آئے المسیح
وہ نہ زندہ ہو بھی جو مر چکا ہے ایک بار
اب یسوع کی موت قرآن میں دکھائے المسیح
بات پوری ہو چکی جب اُس رسول پاک کی
کس نے وعدے سے کیا اب پھر سوا المسیح
تذکرہ مریم کے بیٹے کا عزیز و چھوڑ دو
کان دہر کر تم سنو جواب سنائے المسیح
جو خبر ہو وحی حق سے اس زمانے کے لئے
تم یقین سمجھو کہ وہی یہ بتائے المسیح
دین میں جو بدعتیں اور پرگے ہیں اختلات
انہیں قرآن کے دلائل سے مٹائے المسیح
دین سے جو بے خبر ہیں اور ہیں وہ مردہ دل
ان کو پانی زندگی کا یہ پلائے المسیح
بن کے شیطان دے رہے ہیں کیوں انسان گایان
جب فلک پر ہو رہی ہے اب شائے المسیح
اس خودی سے باز آؤ ورنہ تم جل جاؤ گے
اک غضب بھر کا رہا ہے اب خدا کے المسیح
مر گئے تم دشمنی میں پر نہ بگڑا اس کا کچھ
ہر جگہ اُس یار نے ہیں یہ بچائے المسیح
کب نہایت چوڑاں ان کو کس جگہ نہ کی مدد

ہر جگہ آپ نظر آ رہے ہیں مسیح + ہر جگہ کیوں گونجتی ہے اب صدائے المسیح + کس + قوم قفلات میں پڑی ہے تاجگاہے المسیح + کوئی جا باقی نہیں ہے جس جگہ پہنچی نہیں + تاویان سے جو ہے نکلی اب ندائے المسیح + مہدی معبود کا ہے کب تلک اب انتظار + تاویان میں جا کے دیکھو وہ ہیں آئے المسیح + جانب افلاک ہیں اب کیوں نگاہیں دوستو + آنے والے جو تھے وہ تو یہ ہیں آئے المسیح + وہ نہ زندہ ہو بھی جو مر چکا ہے ایک بار + اب یسوع کی موت قرآن میں دکھائے المسیح + بات پوری ہو چکی جب اُس رسول پاک کی + کس نے وعدے سے کیا اب پھر سوا المسیح + تذکرہ مریم کے بیٹے کا عزیز و چھوڑ دو + کان دہر کر تم سنو جواب سنائے المسیح + جو خبر ہو وحی حق سے اس زمانے کے لئے + تم یقین سمجھو کہ وہی یہ بتائے المسیح + دین میں جو بدعتیں اور پرگے ہیں اختلات + انہیں قرآن کے دلائل سے مٹائے المسیح + دین سے جو بے خبر ہیں اور ہیں وہ مردہ دل + ان کو پانی زندگی کا یہ پلائے المسیح + بن کے شیطان دے رہے ہیں کیوں انسان گایان + جب فلک پر ہو رہی ہے اب شائے المسیح + اس خودی سے باز آؤ ورنہ تم جل جاؤ گے + اک غضب بھر کا رہا ہے اب خدا کے المسیح + مر گئے تم دشمنی میں پر نہ بگڑا اس کا کچھ + ہر جگہ اُس یار نے ہیں یہ بچائے المسیح + کب نہایت چوڑاں ان کو کس جگہ نہ کی مدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ وفضل علی رسولہ الیکیم

Digitized by Khilafat Library

نظم

لے ہمہ نور خدا سے پاک ذات
اسے مہتاباں چرخ دین حق
اسے کہ آیات قرآن جمید
سیر آیات کتاب پاک را
دست تو دست ید بیضا نمود
از تو اے ماہ درخشان جہاں
چو برافراز مسلم نور سحر
جلوہ گرود چو نور آفتاب
نقل نہیں اصل کے اردہا
گل چو اند گلستان بند لگا
قطرہ ناچیز را نبود شمار
آں جواہر کہ زائید از صدف
صبح دین حق چو در عالم و مید
عیسوی آئید بہ پیش احمدی؟
شب پران آریائے پیریا
آنچہ تو خواہی خدا خواہد بیان
آنچہ حق فرمود میگویی بہاں
از تو میخواید حقیقت خستہ جان
تو خدا را از پے او از خدا
اے دعایت داروے دروہاں
بہر من دست و دعاے کن دراز
تا من از فضل خداے دو جہاں
گر ہر مقصود آفتد در کنار

جلوہ گر بر ذات تو از شش جہات
مہراج عزت و تمکین حق
جان با اندر تن مژدہ و مید
کس چو تو نہ کشود مے مردخدا
خامرات سیر معصا را سر کشود
شدند اہلب ہائے ہلال چوں کال
چارہ ظلمت را بنا شد جنہ منفر
شب چراغے گم کند از خویش تاب
آب آمد - شد یتیم ناروا
جلے خود خالی نہاید خارزار
در بر دریائے نا پیدا کنار
بے تکلف - از کجا آرد خرف
کفر اندر پردہ ظلمت خزید
آنچہ حرف عقل باشد ای اخئی
ہمچو کوراند در پیش ضیاء
آنچہ تو جوئی بیابی در زمان
اے تگمختہ رسولان بر زبان
داروے تو ہمیشہ در دندان
خواہ - بے دانائے راز کربا
مرم میلے پئے دل خستگان
در حقیر بادشاہ کار ساز
بے تکلف پاس سازم امتحان
از جناب حضرت پروردگار
غلام عقیدت الین محمد عبد الحفیظہ آمین - کرنال

خدا کی مہربانی میں ہیں کافی ہے اسے تیر -
نہیں کہ غم جو مقرب عزیز ہیں ہوتے ہیں -

غزل از نتیجہ طبع محمد عبد العظیم خان نیر احمدی نجیب آبادی تلمیذ

حضرت مضطر بدایونی احمدی

بڑی تلاش سے عیسیٰ کا اب نشان نکلا
نزد گاہ میں عیسیٰ کی شکست کیا کیا کہیہ
امام وقت سے وہ میرزا غلام احمد
وہ ہے حبیب خدا اس کے عیب جنونی
عجب ہلاکی وہ اپریل کی چادر مٹھی
گہروں کے بہاگے میں اسطرح سے نکلا سب
غلام اس کے میں لہان و شک افلاطون
مخالف نہیں کوئی بھی سامنے ٹھہرا
مصیبت نہیں بھی ثابت قدم رہ گیا کیا
ہے اک برادر اعظم مرا بنام اکبر
مقابلہ پر ہلایا تھا اس نے غیروں کو
ہے ایک میر امطاع و کرم و محسن
جو نام پوچھو تو ہو نعمت اللہ خان مضطر
اسی نے فن سخن میں کیا مجھے کامل
مخالفوں نے جھجکا نہ وہ ڈرا ہرگز
مخالفوں کو یہ شہت سے دم بخود ہیں سب

یہ آئندہ ہے مرا سر ہوا درپائے امام
مرا یہ حوصلہ نیر احمدی کہاں نکلا

بلاد اسلامی

امیر صاحب بل کی سیاحت ہند
گورنمنٹ ہند امیر حبیب اللہ خان صاحب فرمان فرما
دولت خداداد افغانستان کی مجوزہ سیاحت ہند
کے متعلق نہ ابھی سرکاری طور پر ہندوستان میں کوئی اعلان کیا گیا نہ ویدیکہ بل سے
ان کے عزم ہاں ہندوستان کی کچھ خبر آئی - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ خیر سرکاری طور پر
گورنمنٹ ہند امیر صاحب کی تشریف آوری کے بارہ مین اپنا پنجویں اطمینان کر
چکی ہے اور ان کے استقبال و مدارات کی ابتدائی تیاریوں پر بھی متوجہ ہو گئی ہے
چنانچہ لندن کی ایک تازہ تار برقی منظر ہے کہ لاڈلٹون بہادر نے ایک چھ سلاٹر
والی نیپے موٹر گاڑی جدید ترین نمونہ کی امیر صاحب کے دربار راول پٹی کی خاطر
طلب فرمائی ہے - (میسر اخبار)

دشوائے کے واقعہ میں ایک انگریز کپتان کے قتل
مصر والوں کی فریاد اور دو دیگر افسروں کے مجروح ہونے پر مصر کے

غزل از نتیجہ طبع خاکسار عبد العظیم خان احمدی نجیب آبادی

التخلص نیر المتشاور من المضطر البدایونی

ہمارے کام سارے اب تو اس ہوا جاتے ہیں
نسب احمد اللہ خان بہار پور کو بل گئے ہیں
غلام اکبر ولایت علی کے حوصلے دیکھتے
دلوں میں حم باقی ہو باقی نور چروں پر
صفائی ستیلت کی کر رہے ہیں زلزلے دیکھتے
کیا طاعون نے برباد کیے کیسے شہر و ملک

نجیب آباد سے دشمن گریزاں ہوتے جاتے ہیں
میں جتنے ہنجال ان کے پریشان ہوتے جاتے ہیں
کہ ناکامی سے خود اپنی نشان ہوتے جاتے ہیں
مخالفت گریا اپنے مثل جواں ہوتے جاتے ہیں
بھرتے گھر اکھل کس طرح ویران ہوتے جاتے ہیں
مگر آباد اب شہر خوشاں ہوتے جاتے ہیں

دو ہفتائیوں کو جس قسم کی سخت اور غیر قانونی سزائیں دی گئیں۔ اس پر مصری اخبارات کا شور و غریا دیکھنا اور دیکھ کر کسی طرح ناجائز نہ تھا مگر جب پارلیمنٹ کے آزاد خیال و منصف مزاج ممبروں نے حکومت سے باز پرس شروع کی اور وزیر خارجہ ہنگامہ لگاتار نے جناب لارڈ کرمر سے کیفیت طلب کی تاکہ ممبروں کا اطمینان کیا جاسکے۔ تو واقعہ کی صحت اور سزاؤں کی بیدردی نے لارڈ کرمر کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ سزاؤں کی وجہیت ثابت کرنے کے لئے باشندگان مصر میں مذہبی جوش و تعصب کا ہیجان ظاہر کریں اور عداوت و تشویش کو اسی عام تعصب کا نتیجہ قرار دے کر نہ صرف ان غیر قانونی سزاؤں کو قرین مصالحت ٹھہرائیں بلکہ آئندہ بھی ایسی عقوبتوں کا راستہ صاف کر لیں۔ افسوس ہے کہ لارڈ کرمر کی ترکیب اراکین برلن وزارت کی ناواقفیت کے باعث پھل گئی اور سرانجام وہ گمراہی نے ایک تقریر میں برسرِ اجلاس پارلیمنٹ مصر کو متعصب اور انگریزوں کا دشمن قرار دیا جس پر اخبارات مصر میں ایک کھلبلی مچ گئی ہے اور وہ نہایت زور و شور سے اس مقام کی تردید کر کے برٹش حکومت کے انصاف کو نام و دھرتے ہیں۔

افسوس! جارج ٹاؤن (برٹش گیانا) میں شیخ عبدالوہاب صاحب فوسلم کا انتقال ہو گیا۔ اس سے چند روز پہلے شیخ صاحب مرحوم نے ہمیں اپنی الہیہ کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ مرحوم برٹش گیانا میں اشاعت اسلام کے متعلق نہایت سرگرمی کے ساتھ خدمت انجام دیتے تھے اور بہت کچھ جوش اور سچے مسلمان تھے۔ خداوند کریم انہیں غریقِ رحمت کرے۔

ریگنوں کی انجمن حامی اوقاف نے اپنے لوگوں کے تھیلے پر باضابطہ کارروائی شروع کر دی ہے چنانچہ سورقہ مسجد کا جائداد وقف (جو یہاں کے ایک بڑے موقوفہ جائداد ہے) کے متولی کو فوش دیا گیا تھا کہ آپ اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ جس کے جواب میں انہوں نے مشرکوں کی مشورہ پر شرک و اپنا دیکھ کر کے یہ فوش دیا ہے کہ ہم اس انجمن کو باضابطہ نہیں جانتے۔ اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ اسی طرح دیگر اوقاف کے متولیوں کو بھی فوش دئے گئے ہیں اور ان سے اسی قسم کے جواب موصول ہوئے ہیں۔ بعض فوش لینے سے جان بچاتے پھرتے ہیں۔ انجمن سرگرمی سے اپنے کام میں مشغول ہے۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ شاہ جہان کا تخت طاؤس نادر شاہ ایران سے گیا مگر نامزات اندیا کھتا ہے کہ یہ تخت اب دولت علیہ کے قبضہ میں ہے۔ اور قسطنطنیہ میں موجود ہے۔

سلطانی حکم کے بموجب دمشق (شام) میں جو خا حجاز ریلوے کے متعلق قائم کیا گیا تھا۔ اب بہت سیج کر دیا گیا ہے۔ کیوں کہ ریلوے سامان کے علاوہ اب اس میں مختلف اقسام کے جدید اسلحہ بھی تیار ہو سکیں گے۔

سلطنت عثمانیہ میں اورامی اسکولوں کے قیام پر پہلے سال پانچ سو نو پندرہ صرف کرئی تھی۔ سلطان العظم کو ترکی و اشاعت تعلیم کا جس درجہ شغف ہے۔ اس کا اندازہ ایک اس خبر سے بھی ہو سکتا ہے کہ اب آئندہ سے دس ہزار پونڈ صرف کیا جا رہا ہے۔

ترکی مہری کینن ابی مانع میں مقیم ہے۔ ترکی کشر عقبہ سے مانع تک بخط مستقیم حد مقرر کرنے کے مخالف ہیں۔

سلطان العظم نے محمد پاشا چرکس کو مارشل کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ جو سلطان کے ممتاز ایدی کا تک اور ایک اعلیٰ افسر ہیں۔

جنرل پرتو پاشا کی صدارت میں جو کیشن آستانہ سے بغداد اور عراق روانہ ہوئی تھی۔ اس کی نسبت بعض انگریزی جوائے کہتے ہیں کہ کیشن اپنی تحقیقات اور تفتیش کو صرف بغداد اور عراق عرب تک ہی محدود نہ رکھو گی بلکہ وہ ایک جہاز فوجی کے ساتھ عرب کو جایگی اور اس علاقہ الملوک کا خاتمہ کر دے گی جس کی بدولت آئے دن مسلمانوں میں باہمی خون ریزیاں ہوتی رہتی ہیں۔

نثر زبیدہ۔ سلطان روم نے نثر زبیدہ کی حرمت کے واسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے اور خود دھندلے اور شرفی اس میں چندہ دیا ہے۔

شاہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ مجمع واضح آئین و قوانین قائم کیا جائے گا۔ جس میں تمام گروہوں کے منتخب ممبر ہوں گے۔

پناہ گزین سوائے دو سو کے برٹش سفارت گاہ سے چلے گئے ہیں۔ مولوی لوگ طران کو واپس آ رہے ہیں۔

افسوس ہے کہ سرحد پار کے علاقہ دیر میں پھر فساد برپا ہو چکا ہے۔ جن سے گوانڈین گورنمنٹ کے

فہمید کو کچھ صدمہ پہنچے گا اندیشہ نہیں۔ لیکن روز بروز یہ بات عیاں ہوتی جاتی ہے کہ موجودہ خان کا چہرہ بھائی میاں گل ایک روز سے امارت سے برطرف کر دیے گا۔

شیعیان کا ترازو فیض آباد کے شہر شیعیہ میں مسیحیات کے مسلمانوں میں کسی قد جوش پیدا کیا تھا۔ مگر ایونس صاحب دوسرے جو ڈیشیل کشر نے ۳۱ جولائی کو فیصلہ صادر کیا اور مولوی مقبول احمد کے خلاف زیر دفعہ ۲۵۸ اور ۵۰۰ تعزیرات ہند ایک ہزار روپیہ کا جرمانہ بحال رکھا اور قرار دیا کہ عدالت مانگے ماتحت نے جو کچھ مانگے قائم کی وہ صحیح مقرر ہوگی اور وہ مداخلت نہیں کرنی چاہتے۔ امید ہے کہ آئندہ ایسے رویے سے اجتناب کیا جاوے گا کہ جو حد درجہ کی غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ آج کل احتیاطی اس ناگوار زمانہ میں بہت ضرورت ہے۔ تحیث کیا جاتا ہے کہ شیعہ سینوں کے مقدمہ میں غرضیاں تیں و چالیس ہزار روپیہ کے صرف ہوا۔ اور مبینوں فریقین کو پریشانی رہی۔ (ہندوستانی)

اجرت اشتہارات

تقیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
۱/۲ صفحہ	۵۰	۳۰	۲۰	۱۰	۳
۱/۴ صفحہ	۲۵	۱۵	۱۰	۵	۲
۱/۸ صفحہ	۱۲	۷	۵	۳	۱
۱/۱۶ صفحہ	۶	۳	۲	۱	۱/۲

یہ اجرت پہلے سے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکی ہے۔ بنے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آتی چاہیے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کسی کبھی مدد کرانے کے لئے ذائد اجرت چارج ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق الایمان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اخبار انگلستان لکھتا ہے قسطنطنیہ

جاپان و اسلام کے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ میکاڈو کی درخواست کے مطابق سلطان روم کی طرف سے ایک مشن جاپان کو جا رہا ہے۔ میکاڈو نے سلطان کو اور دیگر یورپین طاقتوں کو اطلاع کی ہے کہ تحقیقات مذہب کے واسطے جو کمیٹی جاپان میں قائم کی گئی تھی اور جس کا کام یہ سبب جنگ کے سات سال تک ملتوی رہا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنی کارروائی پھر شروع کر دی ہے۔ اس انجن کا مقصد یہ ہے کہ تحقیقات کرے کہ دنیا میں سب سے عمدہ مذہب کونسا ہے تاکہ وہی مذہب جاپان میں اختیار کر لیا جاوے۔ اس انجن کا پہلا جلسہ ٹوکیو میں جون سنہ ۱۹۲۴ء کو ہوا ہوگا۔ ترکی مشن کے دو کام ہوں گے۔ ایک مذہبی اور دوسرا پالیٹیکل۔ اور اس مشن میں بڑے بڑے لائق ترک ہوں گے۔ اور یہ بھی ملے پائے گا۔ کہ ایک ترکی سفیر جاپان میں رہا کرے۔ اور ایک جاپانی سفیر روم کے ملک میں رہا کرے۔ ترکی مشن میں ایک صاحب سسرانے بی ٹامس ہیں۔ جو قریباً پانچ سال سے اسلام قبول کر چکے ہیں انسان کا اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا تھا۔ اس بزرگ نے فوسلم ہوکر اسلام کی بہت خدمت کی ہے اور وہ جاپان میں پہنچ چکے ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ صاحب جاپانی مذہب کے تمام حالات سے اچھی طرح واقفیت پیدا کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے مذہب اسلام پر ایک مفید کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ سید عثمان علوی صاحب مفتی جاوا کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب کانگریس کے پیش کی جاوے گی ان کا یقین ہے کہ اسلام کا مذہب جاپانی خیالات کے واسطے بہت موزوں ہے۔

اخبار نیوزی لینڈ ٹائمز کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ وہ قدم کی عورتیں اپنی پہلی حالت میں بہت پاک دامن تھیں مگر جب سے عیسائی ہو گئی ہیں۔ اخلاقی ماحول

میں ان کے درمیان بہت بڑا فرق پڑ گیا

ہو رہی کرپ سی صاحب فرماتے ہیں کہ یہی مذہب کا حال عجیب ہو رہا ہے۔ ہفتے کے چوتھے دن روزانہ ۲۰ گھنٹے تو ہمارے بچوں کو مدرسوں اور کالجوں میں وہ تعلیم دی جاتی ہے جو سائنس اور عقل کے مطابق ہے اور ساتویں دن صرف ایک آدھ گھنٹہ کے واسطے گرجا کے اندر یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک انسان خدا تھا وہ پرانی مل گیا اور ہم سب پرانی سے چھوٹ گئے۔ بتاؤ اس آخری تعلیم کا اثر بچوں پر کیا ہو سکتا ہے۔

ہمارے مخالفین نے کس طرح اپنے

ہی حق میں کفر کا فتوے دیا

حضرت شیخ مولود کا ایک تازہ خط

(منقول از روانہ پسیہ اخبار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
محبی انویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا۔ میں نے اس کو سنا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں کہ مخالف لوگ ہم پر ہمتیں لگاتے ہیں۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بنالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء

مولوی غفر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتوے دیا۔ کہ یہ شخص اور اس کی جہتہ کافر ہیں۔ اگر مریدوں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہیے۔ پھر بعد اس کے قریب دو سو مہر تکفیر کی اس فتوے پر مولویوں کی لگائی گئیں۔ یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولوی

نے اس پر مہرین لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے۔ بلکہ یہ دو دفعہ اسے سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے۔ تو کفر اٹھ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پس اس بار پر ہیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوتی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتوے پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا۔ ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں محسوس ہوا کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اقرار شائع کر دے کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا۔ بلکہ وہ لوگ کافر ہیں۔ جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا۔ اسی بات کا ہمارے مکلفوں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بوجہ اصل اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ پنجاب ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا۔ اور مداحوں میں بھی کہا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ لیا جاوے وہ خود کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوے تکفیر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا۔ تو وہ کافری پیش کرنا چاہیے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور تدریس میں وغیرہ کو کافر ہو وہ اس فتوے کے مسلمان جانتا ہے۔ تو کیوں کہ ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیوں نہ ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اہلیت دین امی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے والسلام۔ نقل و خط میرزا غلام احمد صاحب خاک مراد السلام

درخواست دعا

میرے نہایت ہی پیارے عزیز بہائی میان غلام حسین صاحب ساکن ریلوے جواک خلع احمدی اور نہایت ہی نیک اند بے شر آدمی ہیں جن چارہا سے بے عارضہ بیمار ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے احباب غلام احمدیوں کو دعا قبولی شفا بخشے البتہ خاکی غلام رسول راجہ کے خلع گجرات

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

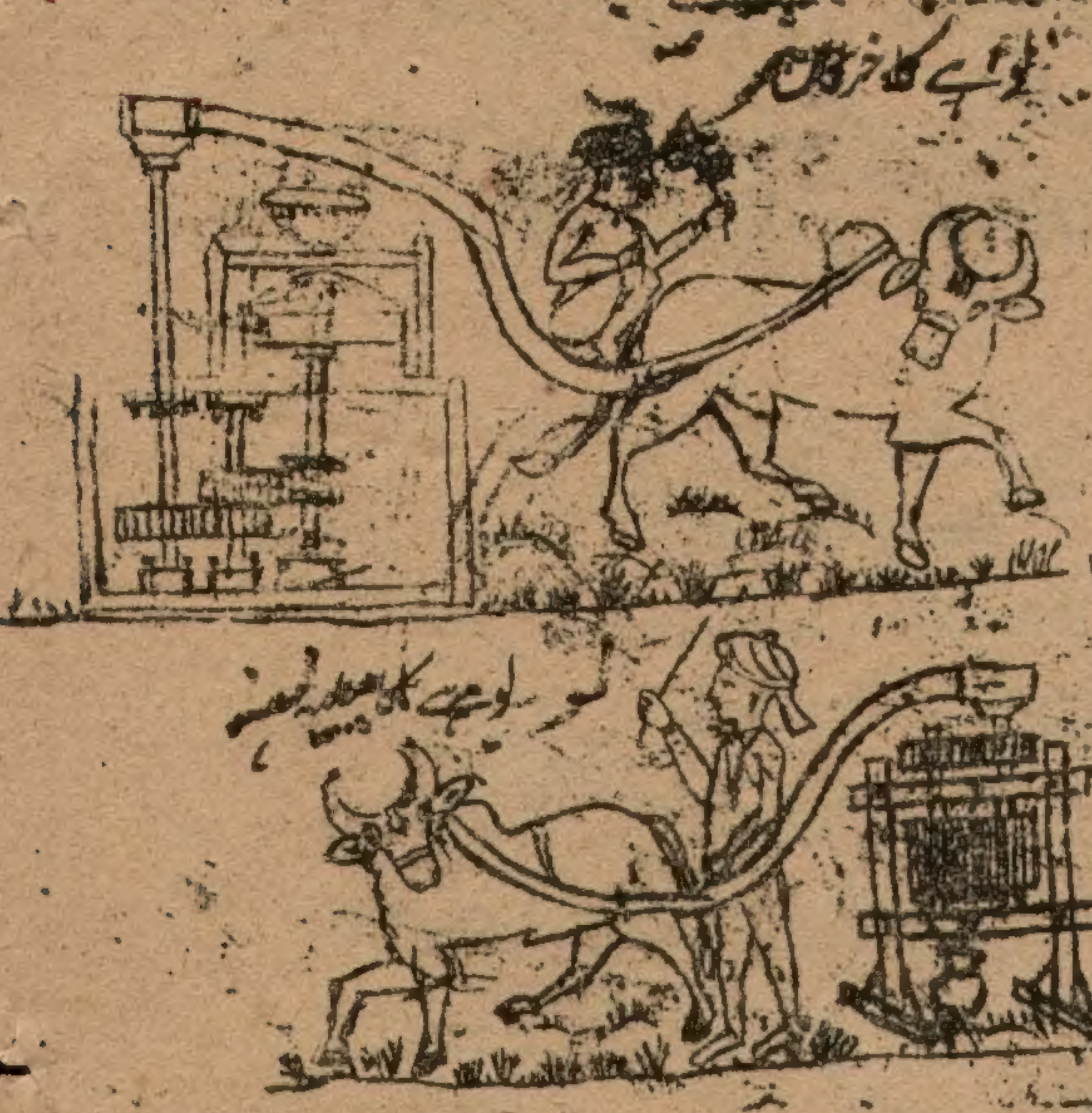
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن
کے متعلق مفصل ذیل ریویو تحریر فرمایا کہ عربیہ صاحب سید عبدالحی کو دیکھ

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی
کی ہے جو کل لغات مشککہ فرقان حمید کے لئے لکھی
گئی جو میں نے چند وقت اس کتاب کے دیکھے ہیں جس کا
معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں
بہت اور سی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان
اور اس کی مادری زبان عربی ہے۔ اس لئے یہ کتاب
اسکی جہان تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے
جو غیر زبان وئے سے سرزد ہوتی ہیں اور میری محنتیں
وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل جو ہر مخلص غلام احمد
قیمت

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری
جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا
مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صحت لڑکیاں
ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔
ان کو ڈنکے کی چوٹ اٹھا دیا جاتی ہے کہ ہم سے خط
و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد
نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو
تو پیسے اتوار نامہ اسامیپ تحریر کر دیں کہ بعد علاج اگر
فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا
علاج انڈک خرچ دوا لے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار
کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے
ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی
صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے
اللہ
محمد حسین طبیب احمد آبادی اور کارخانہ بقائی
نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ ہمارا



لوہے کے خراساں پیسے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں
چلتی ہے۔ آٹائی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معین
۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ مع
اور دوم مبلغ ۳۰ مبلغ عتہ بیجانہ آنے پر خراساں دیلی
کیا جاتا ہے۔ بیلنے کا دیٹر نے واسے بھی تیار ہیں

مستیان لاہور شہر علام حسین بیالہ ضلع گورداسپور

کارخانہ پوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہم نے یہاں منصوری پیار پوٹ و
گرگابی بننے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے پوٹ
اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ
طیہ ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے
کھلیک تجربہ کار ہیں اور کام نگہانی میں ہوتا
ہے جو صاحب چاہیں جو قسم کا
چاہیں۔ حسب فرمائش طیارہ کرا سکتے ہیں
المش

عبد اللہ و عبد الرحمن کارخانہ پوٹ و گرگابی

روزانہ اخبار عام
تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹریل ہر روزیہ اخبار لاہور نکلتا ہے
پنجاب سے پہلے اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہر دلچسپ اور
مقبول خلافت۔ نمونہ کار پر ہنگامہ کو دیکھیں
پنجبر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور
ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز بالقصہ
چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ
خبریں اور تازہ ہونے کی وجہ سے جاتی ہیں اس کا ایڈیٹریل شان علی
درجہ کا ہے۔ رشتہ اور تعلقات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی
ہیں اسی لئے تمام مفسرین نہایت عزت اور قدر سے دیکھا جاتا ہے
کیونکہ رشتہ اور رعیت و وطن کا دلی دوست اور خواہ بہ اگر آج
تک آپ نے دیکھا نہ تو ایک ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کار پر ہفتہ
ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۳۰ پیسے کی ہے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستوں کا پتہ۔ پنجبر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ بیلینہ و خراساں آہنی مستریان
مولا بخش غلام حسین مالکان کارخانہ بیلینہ و خراساں
آہنی بیالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

مفصلہ ذیل کتب دفتر مدرسہ طلبہ

- | | |
|----|--|
| ۸۰ | نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب |
| ۴۰ | تفسیر سورہ حمد۔ |
| ۱۰ | جنگ مقدس۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام |
| ۲۰ | الذکر۔ مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم۔ |
| ۴۰ | تحدیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب |
| ۳۰ | اعلام الناس۔ |
| ۱۰ | سوار السبیل۔ |
| ۲۰ | کشف اللباس۔ |
| ۱۰ | ایقانہ المؤمنین۔ |
| ۱۰ | موقفہ منہ۔ |
| ۱۰ | صیانتہ الناس۔ |
| ۱۰ | سر الشادین۔ |
| ۱۰ | الفرقان۔ |
| ۱۰ | عاقبتہ الکذبین۔ |
| ۱۰ | مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ |
| ۱۰ | السرا الکترم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب |
| ۱۰ | امجاز احمدی۔ |
| ۱۰ | ردیائے صالحہ۔ |

مفرح مقوی اعضاے ربیہ۔ مہی۔ منشط۔ مولد خون صالح۔ محسن لون۔ حافظ شباب۔ مانع اعیاد و کسل و ضعف قواے۔
 یا قوت۔ مروارید۔ مرجان۔ زمرہ۔ فیروزہ۔ کمرہ۔ کستوری۔ عنبر۔ زعفران۔ ورق طلا۔ ورق تھڑ۔ ورق سب

Digitized by Khilafat Library

مفرح یا قوتی

قیمت فی ڈیہ
 جس میں پانچ تولہ
 مفرح یا قوتی
 ہوتی ہے۔
 چار روپے

قیمت تین ڈیہ
 گیارہ روپے
 قیمت ایک ڈیہ
 چالیس روپے
 خوراک یا ماشے۔

مفرح یا قوتی تقویت روح کے لئے بینظیر دوا ہے۔
 دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے۔ طبیعت بشارت رہتی۔ غم و حزن بھولے سے بھٹی پاس نہیں آنے پاتے۔ زندہ دلی ہمت۔ جرأت۔ جوانمردی اور استقلال پیدا کرتی ہے۔ چہرہ ششاش بشارت اور ہنسنا ہوا نظر آتا ہے۔
 فسادہ دلی۔ بے چینی۔ پرگندہ خیالی اور ضعف قلبیہ کو دور کرتی ہے۔
مفرح یا قوتی کے استعمال سے نظام عصبی اور شریانی میں نہایت طاقت و تحریک پیدا ہوتی ہے۔ کل دماغی فعل قوی۔ حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز اور روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلیٰ اور مفید سوچتے ہیں۔ عقل۔ ہوش۔ حافظہ۔ ذہن و ذکاوت ترقی ہوتی ہے۔ کام کرنے پر ایسا دل کرتا ہے کہ کبھی اچانک نہیں ہوتا سستی۔ کامیابی جاتی رہتی ہے۔ محنت کرنے سے ضعف نہیں ہوتا۔ جب زیادہ دماغی محنت جوانی کی بے اعتدالی اور کثرت مباشرت سے جسم کمزور ہو کر مغز خالی ہو گیا ہو۔ چہرہ کی چمک جاتی رہی ہو۔ تو یہ از سر نو شکستہ جسم کو توانا بنا دیتی ہے اور معمولی قوای کی کمی کو پورا کر کے دماغ۔ جگر اور گردہ کے فعل کو درست کرنے کے پھر اصلی حالت صحت پر قائم کر دیتی دماغی اور اعصابی طاقتوں کی پرورش کرنے میں اپنی آپ نظر ہے۔

مفرح یا قوتی عام کم طاقتی نقاہت کمزوری۔ سستی۔ ضعف ہولہل۔ دھڑکن۔ گھبراہٹ۔ افسردگی۔ وہم۔ وسوس۔ ابلہ بخولیا مرق۔ ناتوانی۔ تنامردی۔ کم ہمتی۔ جوانی میں پڑھوں کی سی حالت میں پڑمردہ۔ بھڑمردہ۔ حال بن کر پڑا رہنے کے کچھ کام کاج کرنے کو جی نہ چاہنا۔ تھوڑی محنت میں تنگ جانا۔ ٹھوٹ کا اچانک رہنا۔ کسی چیز سے راحت نہ پانا۔ سبج و فکریہ بخوابی وغیرہ عوارض کے لئے بمنزلہ اکیرے ضعف باہ۔ کثرت پیشاب۔ درد۔ بعد فراغت دنیا داری سخت ضعف کا عاید ہونا۔ زردی۔ بیرونقی چہرہ۔ معدے کا ضعیف ہونا۔ کسی اشتہا۔ ضعف جگر۔ کئی رگوں پٹھوں کا ڈھیلا پڑ جانا۔ رعشہ۔ فالج۔ سلسل بول وغیرہ عوارض دور کرنے کے لئے از حد مفید ہے۔ اس کی مدد سے قبل از وقت بڑھاپے کی آمد روک دیتی ہے۔
مفرح یا قوتی انہوں وغیرہ منشیات کی عادت چھوڑنے کی شرطیہ دوا اس کے سہاے انہوں کی گھنونی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ مفرح یا قوتی کھاؤ اور انہوں کی مقدار کم کرتے جاؤ کچھ دنوں بعد بغیر کسی قسم کی تکلیف کے انہوں چنڈو وغیرہ کی عادت جاتی رہتی اور ان چیزوں نفرت ہونے لگتی ہے۔
مفرح یا قوتی ان مستورات کے لئے جن کے حمل گر جاتے ہیں یا جن کے بچے کمزور ضعف القواے اور خیف البدن پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کو بقاء عذگی نام کے باعث ہر ماہ درد وغیرہ کی وجہ سے مصیبت کا سامنا رہتا ہے۔ یا جن کو مسٹر یا بی بی باؤ گولہ کی شکایت ہے خصوصاً مفید اور اکیر کا کام دینے والی بے ضرر دوائی ہے جس کے استعمال سے اولاد صحیح سالم و تندرست۔ عقیل و فہیم خوبصورت اور توانا پیدا ہوتی ہے۔

مفرح یا قوتی کی ایک ہی خوراک گھنٹہ بھر میں نہ صرف بدن میں جیتی و چالاک قوت و توانائی طبعیت میں۔ اور وفرت شادمانی پیدا کرتی ہے بلکہ خون کو اس قدر بڑھاتی اور حرارت غریزی کو چمکاتی ہے کہ دیکھتے دیکھتے چہرے کا رنگ گل کے پھول کی طرح کھل جاتا ہے۔
 حکیم محمد حسین مالک کا خانہ مرہم عیسے لاہور

پانچ روپے (ص) تیرہ روپے پچاس روپے (ص)

منفح عنبری
ایک خوش مزہ خوش رنگ اور
خوشبودار میٹھا می می میٹھا کی دوائی کی دوائی ہے
منفح عنبری
نویزہ کام در در سر پیسہ یا (یا کو لہ)
کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظر
اور دماغی طاقت کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے

[illegible]

حکیم محمد حسین قریشی مولانا عبد المعین غفری مالک دار خارفیق الصحت لاہور (حالی کتب خانہ)

بدیر میں قادیان میں مہراج الدین عمر کے لئے چوپا گیا۔